السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض بعض سیٹھ مال زکواۃ کو ہفتہ وار غرباء ومساکین ۔ اورعام سائلین کو ایک ایک دو دو پیسے یا ایک ایک دو دو مڑی کر کے دیتے ہیں ۔ علی العموم اس خیرات کا دن جمعہ کا دن ہوتا ہے ۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علی اختلاف البلاد والاحوال سائلین جمع ہوتے ہیں ۔ اور یہ خیرات وصول کرتے ہیں ۔ دوبجے دن سے شام تک چکر لگانے پر آنے دو آنے چار آنے پاتے ہیں ۔ زید کہتا ہے کہ زکواۃ کا مال اس طرح تقسیم نہیں کرنا چاہیے ۔ کیونکہ اس طرح سال میں لاکھوں روپے خرچ ہوجاتے ہیں ۔ مگر اس سے نہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوتی ہے ۔ اور نہ اس سے مسلمانوں کی قومی یا اقتصادی فائدہ ہوتا ہے ۔ مال زکواۃ کی یہ تقسیم منشاء اسلام کے خلاف ہے ۔ لہذا اس طریقے کو بند کر کے غرباء ومساکین اور جملہ مستحقین کو سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک یک مشت رقم دینی چاہیے ۔ تاکہ یہ مال صحیح مصرف میں آئے ۔ اور لوگوں کی قومی واقتصادی حالت درست ہوسکے ۔ ہاں جو لوگ مروجہ طریقہ پر خیرات کرنا چاہیں انہیں چاہیے کہ اپنے ذاتی مال سے اس طرح خیرات کریں ۔ مگر مال زکواۃ اس طرح خرچ نہ کریں ۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح کا مالذکوۃ خرچ کرنا یعنی ہفتہ وار دھیاڑی پسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہ نیت نیک جائز ہے ۔ کیونکہ ادائے زکواۃ کا حکم عام ہے ۔ اس میں کسی قسم کی تقید کرنے کی ضرورت نہیں ۔

**شرفیہ**

یہ صحیح ہے مگر طریق مذکور فی اسوال عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین تا بیعن سے ثابت نہیں ۔ لہذا وہی بہتر ہے جو عہد نبوی ﷺ وصحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین میں تھا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

## جلد01ص696

**محدث فتویٰ**